عاکف سعید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

ماہِ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ یہ مہینہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "شَھْرٌ عَظِیْمٌ" اور "شَھْرٌ مُبَارَکٌ" قرار دیا، درحقیقت، قرآن مجید سے تجدید تعلق کا مہینہ ہے۔ ماہِ رمضان کو سال کے دوسرے مہینوں پر جو فضیلت حاصل ہے اس کا سبب خود قرآن میں یہ بیان ہوا کہ :

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ	ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں
اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ط	قرآن نازل کیا گیا۔

(البقرۃ : آیت ۱۸۵)

پھر قرآن کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا کہ :

ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ	(یہ قرآن) لوگوں کے لئے ہدایت ہے
الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ہ	اور (اس میں) ہدایت اور

(حق و باطل میں) امتیاز کے روشن دلائل ہیں۔

معلوم ہوا کہ رمضان اور قرآن میں کوئی خصوصی علاقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے متعدد اقوال سے اس اہم حقیقت پر روشنی پڑتی ہے کہ ماہِ رمضان کا پروگرام دوگونہ ہے۔ یعنی اس ماہِ مبارک میں دن کے اوقات حالتِ صیام میں بسر ہوں اور راتیں کیفیتِ قیام میں زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھتے یا سنتے ہوئے بیتیں۔ استقبالِ رمضان کے سلسلے میں آپؐ نے ۲۹ شعبان کو جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ : "جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَّقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا" ترجمہ "اللہ تعالٰے نے (ماہِ رمضان المبارک میں) روزہ رکھنے کو فرض قرار دیا ہے

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

اور رات کے قیام کو نفل عبادت قرار دیا ہے " اس حدیث مبارک میں دو باتیں خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں : ایک یہ کہ اگرچہ یہاں ماہ رمضان میں قیام اللیل کو نفل عبادت قرار دیا گیا ہے لیکن اسلوبِ کلام اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ رمضان میں قیام اللیل کی کوئی خصوصی اہمیت ہے۔ اس لئے کہ یہ بات ایک امرِ واقعہ کے طور پر سب جانتے تھے کہ قیام اللیل ایک نفلی عبادت ہے اور اس کے عبادت ہونے کا اطلاق سال کے تمام مہینوں میں یکساں طور پر ہوتا ہے - لیکن اس حدیث میں رمضان کے بیان میں روزہ کے ساتھ قیام اللیل کا اس اہتمام میں سے ذکر یہ بتاتا ہے کہ اس ماہِ مبارک میں قیام اللیل کی کوئی خصوصی اہمیت ہے اور اس کی روزے کے پروگرام کے ساتھ کوئی خصوصی نسبت ہے -

اور دوسری بات یہ کہ یہاں قیام اللیل سے مراد یہ نہیں ہے کہ تعدادِ نوافل پر سارا زور صرف کیا جائے بلکہ مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ نوافل میں طویل قیام کیا جائے اور اس میں قرآن مجید کے زیادہ سے زیادہ حصے کی تلاوت یا سماعت کی جائے اور پوری رات اسی کیفیت میں بسر ہو - اس مفہوم کی تائید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث سے ہوتی ہے جسے بیہقی رحؒ نے روایت کیا ہے - آپ دیکھیں گے کہ اس حدیث کے ذریعے روزہ اور قرآن کا تعلق کس خوبصورتی سے واضح ہوتا ہے !

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو	(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ	نے فرمایا : روزہ اور قرآن دونوں بندے کی
وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ	سفارش کریں گے۔ (یعنی اس بندے کی
يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ	جو دن میں روزے رکھے گا اور
اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ	رات میں اللہ کے حضور میں کھڑے ہو
بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ	کر اس کا پاک کلام قرآن مجید پڑھے

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.c

الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، فَيُشَفَّعَانِ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

گا یا نٹے گا !) روزہ عرض کریگا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا تھا، آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما (اور اس کے ساتھ مغفرت و رحمت کا معاملہ فرما) ۔ اور قرآن کہے گا کہ: میں نے اسکو رات کے سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا، خداوندا آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما (اور اسکے ساتھ بخشش اور عنایت کا معاملہ فرما)، چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول فرمائی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ رمضان کی برکات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

---

۲۳ مارچ کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے ایک بڑے ہوٹل میں قرآن کالج کے منصوبے کا تعارف کروانے اور اس کے لئے اہلِ ثروت حضرات کو مالی معاونت پہ آمادہ کرنے کے لئے ایک ظہرانے (FUND RAISING LUNCH) کا اہتمام کیا تھا۔ یہ ایک بھرپور اور باوقار تقریب تھی جس سے خطاب فرماتے ہوئے انجمن کے صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے انجمن کی پندرہ سالہ کارکردگی کا ایک اجمالی جائزہ پیش کرتے ہوئے تحدیثِ نعمت کے طور پر ان ثمرات کا بطور خاص ذکر کیا جو اللہ کی تائید اور نصرت کے طفیل انجمن خدام القرآن اور اس کے صدر کی مساعی کے نتیجے میں قرآن مجید کی جانب ایک عمومی التفات کی صورت میں نہ صرف ملک گیر سطح پر بلکہ بیرون ملک مسلمانوں میں بھی بتدریج ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ ایک نہایت جامع، مؤثر اور متوازن خطاب تھا جسے سامعین نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے سُنا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اسے صفحہ قرطاس پر منتقل کر کے "حکمتِ قرآن" میں شائع کیا جائے لیکن یہ جان کر افسوس ہوا کہ

© rasailojaraid.com